Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۲/۷۷ | سوموار ۱۹ شعبان ۱۴۱۲ھ، ۲۴ تبلیغ ۱۳۷۱ہش، ۲۴ فروری ۱۹۹۲ء | نمبر ۴۴

احباب جماعت کی خدمت میں خصوصی دعاؤں کی تحریک

از محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ عرصہ سے علیل چلی آرہی ہیں اور اب کچھ روز ہوئے کہ انہیں ادویات سے علاج کے سلسلہ میں ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ جہاں ماہر ڈاکٹر صاحبان کی زیر ہدایت اُن کا علاج جاری ہے۔ ان کی صحت کے متعلق ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی طرف سے آمدہ ۲۰۔ فروری ۱۹۹۲ء کی رپورٹ کے مطابق

باقی ص پر

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"جب تک انسان سمجھ کر بات نہ کرے اور تذلّل اس میں نہ ہو تو خدا تک وہ بات نہیں پہنچتی۔ صوفیوں نے لکھا ہے کہ اگر چالیس دن گذر جاویں اور خدا کی راہ میں رونا نہ آوے تو دل سخت ہو جاتا ہے۔ تو سختیٔ قلب کا کفّارہ یہی ہے کہ انسان رووے۔ اس کے لئے محرکات ہوتے ہیں۔ انسان نظر ڈال کر دیکھے کہ اس نے کیا بنایا ہے اور اس کی عمر کا کیا حال ہے۔ دیگر گذشتگان پر نظر ڈالے پھر انسان کا دل لرزاں و ترساں ہوتا ہے۔

جو شخص دعویٰ سے کہتا ہے کہ مَیں گُناہ سے بچتا ہوں وہ جھوٹا ہے۔ جہاں شیرینی ہوتی ہے وہاں چیونٹیاں ضرور آتی ہیں، اسی طرح نفس کے تقاضے تو ساتھ لگے ہی ہیں ان سے نجات کیا ہو سکتی ہے؟ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت کا ہاتھ نہ ہو تو انسان گناہ سے نہیں بچ سکتا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۴۶)

"بعض لوگ اس قسم کے ہوتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے سوا اَوروں پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں اگر فلاں نہ ہوتا تو مَیں ہلاک ہو جاتا۔ میرے ساتھ فلاں نے احسان کیا۔ وہ نہیں جانتا کہ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (------) (الفلق: ۲) مَیں اس خدا تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں جس کی تمام پرورشیں ہیں۔ ربّ یعنی پرورش کنندہ وہی ہے۔ اس کے سوا کسی کا رحم اور کسی کی پرورش نہیں ہوتی حتیٰ کہ جو ماں باپ بچّے پر رحمت کرتے ہیں۔ دراصل وہ بھی اسی خدا کی پرورشیں ہیں اور بادشاہ جو رعایا سے انصاف کرتا ہے اور اس کی پرورش کرتا ہے۔ وہ سب بھی اصل میں خدا تعالیٰ کی مہربانی ہے۔

ان تمام باتوں سے اللہ تعالیٰ یہ سکھلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے برابر کوئی نہیں۔ سب کی پرورشیں اسی کی ہی پرورشیں ہوتی ہیں۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۴۸-۳۴۹)

سانحہ ارتحال

محترم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب ناظر خدمت درویشاں و ناظم وقف جدید کی والدہ محترمہ طالعہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری اللہ دین صاحب آف ادرحماں ضلع سرگودھا مورخہ ۲۱۔ فروری بروز جمعہ تین بجے سہ پہر انتقال فرما گئیں۔ مورخہ ۲۲۔ فروری کو دن کے گیارہ بجے ان کی نماز جنازہ احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ جس کے بعد قبرستان عام نمبر ۱ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین کے بعد مولانا موصوف نے ہی دعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے موصوفہ کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور اپنے قرب کے درجات میں بڑھاتا رہے۔

پنشنزان صدر انجمن احمدیہ متوجہ ہوں

پنشنزان صدر انجمن احمدیہ سے گذارش ہے کہ وہ اپنے موجودہ ایڈریس بتصدیق مکرم امیر صاحب / یا صدر صاحب جلد از جلد دفتر محاسب کو بھجوائیں۔

(محاسب صدر انجمن احمدیہ)

چھوٹے سے چھوٹے پیشہ کو بھی حقارت کی نظر سے نہ دیکھو

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ سیّدنا حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

"خدا تعالیٰ نے دُنیا میں مختلف قسم کے پیشے بنائے ہیں جن میں سے ایک ملازمت بھی ہے لیکن ملازمت میں ترقیات بہت محدود ہوتی ہیں۔ دوسرے پیشوں میں ترقی کی بہت زیادہ گنجائش ہے۔ مثلاً تجارت ہے اسے چھوٹے پیمانہ سے بھی شروع کیا جائے تب بھی اس میں ترقی کے بہت زیادہ امکانات ہوتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ شروع شروع میں تکلیف ہوتی ہے لیکن آخر ایک وقت آتا ہے۔ جب تجارت بڑھ جاتی ہے اور تکلیف کی بجائے کشائش اور فراوانی میسر آجاتی ہے۔ پس جماعت کے دوستوں کو صرف نوکریوں کے پیچھے نہیں پڑنا چاہیئے بلکہ تجارت کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے۔ ہمارے تعلیم یافتہ طبقہ کو چھوٹی چھوٹی تجارتوں سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ ان چھوٹی چھوٹی تجارتوں سے ہی ترقی کر کے انسان بڑی تجارتوں کا مالک بن جاتا ہے۔ لارڈ نفیلڈ کو لے لو۔ اس نے شروع شروع میں سائیکل مرمت کرنے کی معمولی سی دکان کھولی تھی۔ پھر اس سے ترقی کی۔ اور بعد میں "موریس" کار نکالی۔ اور ایک وقت ایسا آیا کہ اس کی مالی حالت اتنی مضبوط ہو گئی کہ پچھلی جنگِ عظیم میں اس نے حکومت کو دو لاکھ پونڈ بطور امداد دیئے۔ حالانکہ شروع شروع میں اس نے سائیکل مرمت کرنے کی ایک معمولی سی دکان کھولی تھی۔ غرض اللہ تعالیٰ کے فضل سے تجارت میں بہت برکت ہے۔ اس لئے دوستوں کو زیادہ سے زیادہ اس کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور اپنی اولاد کی اس رنگ میں تربیت کرنی چاہیئے کہ وہ کسی

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۴۔ تبلیغ ۱۳۷۱ ہش ۲۴۔ فروری ۱۹۹۲ء

کونسی دُعائیں مانگنی چاہئیں

دُعا ایک تجربہ بھی ہے اور دنیا کی تاریخ کا ایک اہم باب بھی۔ تجربہ تو اس طرح کہ ہم دعا ہی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا حقیقی اور یقینی علم حاصل کرتے ہیں۔ دعا ہی کے ذریعہ ہم یہ محسوس کرتے ہیں اور معلوم کرتے ہیں کہ خدا "ہے" اور وہ کیسی کیسی قدرتوں والا خدا ہے۔ جب ہم کسی امر کے لئے دعا کرتے ہیں اور دعا پایۂ قبولیت کو پہنچ جاتی ہے تو دل کے اطمینان کے ساتھ ساتھ ہمارا اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی قدرتوں پر ایمان بھی بڑھنے لگتا ہے۔ اسے تجربہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو تجربہ کے ذریعہ معلوم کیا۔ جہاں تک دعا کے تاریخ کا ایک اہم باب ہونے کا تعلق ہے اس کے لئے ہمیں ازمنہ گذشتہ کی تاریخ کو سامنے لانے کی ضرورت ہے۔ قدم قدم پر ہمیں ایسے واقعات ملیں گے کہ انسان نے دعا کی اور خدا تعالیٰ نے وہ دعا سُنی اور معجزانہ طور پر حالات تبدیل ہو گئے۔ انبیاء کی مثالیں بھی ہمارے سامنے ہیں اور مؤرخین نے سب سے زیادہ انہیں کو اجاگر کیا ہے۔ لیکن ان کے علاوہ بھی دعا کی قبولیت کے بہت سے۔ بلکہ اَن گِنت ۔ واقعات ہیں۔ جُوں جُوں انسان ان کا مطالعہ کرتا ہے اور ان پر غور کرتا ہے اس کی ایمانی کیفیت نکھرنے لگتی ہے۔ اس کی آنکھوں کے آگے سے اندھیرا چھٹنے لگتا ہے اور روشنی نمودار ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور اس روشنی میں سب سے اہم ذات اللہ تعالیٰ کی نظر آنے لگتی ہے۔

یہ جان لینے کے بعد کہ دعا اور اس کی مقبولیت ایک حقیقت ہے۔ ہمارے خیال میں سب سے اہم سوال یہ ہے کہ دعا کیسی ہو۔ کس چیز کے لئے اور کس طرح ہو۔ اس کا آسان جواب تو یہ ہے کہ دعا کے لئے کوئی خاص حلقۂ طلب مخصوص نہیں ہے۔ اگر جُوتی کا تسمہ بھی خدا سے مانگنا چاہیئے ۔ تو صاف ظاہر ہے کہ دعا دراصل انسان کی ضروریات کے پورا کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ انسان اپنی ضروریات خدا تعالیٰ کے سامنے رکھتا ہے۔ لیکن اس سے بڑھ کر یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ روزمرّہ کی ضروریات کا پورا کرنا تو ایک معمولی اور ادنیٰ سی بات ہے۔ ان میں سے کوئی ضرورت نہ بھی پوری ہو تو کیا ہرج ہے۔ کچھ ضروریات ایسی ہیں جن کا پُورا ہونا از حد ضروری ہے۔ اور وہ ہیں ہماری روحانی ضروریات۔ یہ ایسی ضروریات ہیں کہ ان کا پُورا ہونا ہی اصل زندگی ہے اور ہماری بقا کا حقیقی سامان ہے۔ روحانی ضروریات کا ذکر کرتے ہوئے ہمیں انعاماتِ خداوندی یاد آتے ہیں۔ ان انعامات کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں۔ اور ایسا کرنے کے لئے رہنمائی ان لوگوں سے حاصل کی جا سکتی ہے جن پر ہم سے پہلے اللہ تعالیٰ نے انعامات کئے۔ وہ کیا دعائیں کرتے تھے اور کس طرح دعائیں کرتے تھے ان باتوں کا علم از بس ضروری ہے۔ ان کی دعائیں مقبول دعائیں تھیں اور ان کی دعاؤں کی مقبولیت نے انہیں زمین سے اُٹھا کر آسمان پر بٹھا دیا۔ پس ہمیں بھی وہی دعائیں اور انہیں کی طرح دعائیں کرنی چاہئیں۔

دیتا ہے تو تُو دیتا ہے توفیق دُعا کی
خوش بختیٔ انساں جو ملے تیری رضا بھی
معلوم ہے تجھ کو کہ پریشان ہیں کیوں ہم
مولا ترے ہاتھوں میں دوا بھی ہے شفا بھی

——— ابوالاقبال

سیاہ خانۂ دل کو کِرن کِرن کر دے
مرے نصیب کے کانٹوں کو نسترن کر دے

حریفِ ذات نہ بن جائے گردشِ دوراں
مری بھٹکتی ہوئی روح کو بدن کر دے

مرے مزاج کو دے دار و گیر کی جُرأت
ہر ایک لفظ کسی کا "بِزن بِزن" کر دے

مرے خدا میں تجھے کس طرح تلاش کروں
مرے خیال میں رہ کر مجھے مگن کر دے

غریبِ شہر تو مجھ سا کوئی فقیر نہیں
یہ سُوئے ظن ہے تو تُو اس کو حُسنِ ظن کر دے

سخنوری سے مجھے دُور تر کہیں لے جا
عُروجِ بے ہُنری ہی کو میرا فن کر دے

مری انا کو مری راہ میں نہ حائل کر
مسافتوں کے مصائب مری لگن کر دے

مری نظر کو عطا وسعتِ نظر کر کے
شعاعِ ذرّۂ خاکی کو اک کِرن کر دے

رہینِ سنگِ ستم ہیں مرے بدن کے پھُول
ہر ایک زخم کو کِھلتا ہُوا چمن کر دے

کسی کی بات کا مجھ کو جواب دینا ہے
مرے سکُوت کو شرمندۂ سخن کر دے

نسیم کوئی نئی بات ہے تو شوق سے سُن
پُرانی بات کو اک قصّۂ کُہن کر دے

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر ——— (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

تلقینِ عمل

ایک دفعہ میں امام جماعت الاوّل اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ آپ ایک خط پڑھ رہے تھے۔ آپ خط پڑھتے پڑھتے ہنس پڑے اور فرمایا۔ میاں ذرا یہ خط پڑھو۔ اور خط میرے ہاتھ میں دے دیا۔ میں نے خط پڑھا تو دیکھا کہ وہ واقعہ میں ایک لطیفہ تھا۔ وہ خط ایک طالبعلم کی نانی کی طرف سے لکھا ہوا تھا۔ لڑکا بورڈنگ میں رہتا تھا تو اس نے خیال کیا کہ میرے والد قادیان سے محبت رکھتے ہیں اس لئے انہوں نے مجھے یہاں داخل کیا ہے۔ اگر میں نے اپنے باپ کو قادیان کے ماحول کے خلاف کوئی بات لکھی تو وہ یقین نہیں کریں گے۔ نانی کو مجھ سے زیادہ محبت ہے اسے میں لکھوں تو وہ میری بات مان لیں گی چنانچہ اس نے اپنی نانی کو لکھا کہ مجھے یہاں ایک پنجرے میں بند کر دیا گیا ہے اور جس طرح پنجرے میں بند کئے ہوئے جانور کو وہیں کھانا اور پانی مہیا کر دیا جاتا ہے۔ اور اسے پیشاب اور پاخانہ بھی پنجرے میں ہی کرنا پڑتا ہے اسی طرح مجھے بھی پیشاب اور پاخانہ پنجرے میں ہی کرنا پڑتا ہے اور اسی میں مجھے کچھ کھانے پینے کو دے دیا جاتا ہے۔ اگر کچھ عرصے تک میری یہی حالت رہی تو میں مر جاؤں گا خدا کے لئے مجھے یہاں سے جلدی لے جاؤ۔ نانی کو چونکہ نواسے سے محبت تھی اس لئے اس نے حضرت امام جماعت الاوّل کو لکھا کہ میرے نواسے کا خیال رکھا جائے اور اسے قید سے جلد رہا کیا جائے۔ اتفاقاً وہ لڑکا بھی اس وقت پاس ہی بیٹھا تھا۔ حضرت امام جماعت الاوّل فرمانے لگے۔ میاں یہ خط پڑھ لو اور اس لڑکے سے پوچھو کہ وہ پنجرہ کہاں ہے جس میں تم بند رہتے ہو۔ اس لڑکے نے کہا میں چونکہ اداس ہو گیا تھا اور یہاں سے واپس جانا چاہتا تھا۔ مجھے علم تھا۔ باپ میری بات نہیں مانے گا اس لئے میں نے چاہا کہ نانی کو ڈراؤں شائد کام بن جائے۔

بس تم اپنی اصلاح کرو اور اپنا رویہ تبدیل کرو۔ خصوصاً خدام الاحمدیہ سے میں کہتا ہوں کہ وہ خود بھی محنت کی عادت ڈالے اور دوسروں کو بھی محنت کی عادت ڈلوائیں پھر اساتذہ کا بھی فرض ہے کہ وہ قوم کے بچوں میں محنت کی عادت پیدا کریں۔ یہاں یہ رسم ہے کہ ہر کارکن یہ سمجھتا ہے کہ فلاں کام فلاں شخص کر دے گا۔ اور کوئی شخص کسی کام کی ذمہ داری اپنے اوپر نہیں لیتا۔ اور جب پکڑا جاتا ہے تو ان میں سے کوئی بھی یہ نہیں کہتا کہ میرا قصور ہے۔ میرا اپنا ایک عزیز ہے جو میرے کاموں پر مقرر ہے۔ اس سے جب بھی دریافت کرو یہی کہتا ہے کہ میں نے تو یہ کام کیا تھا لیکن خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسا ہو گیا ہے۔ اس میں میرا کیا قصور ہے۔ گویا خدا تعالیٰ سب اچھے کام بھول گیا ہے۔ اب اس کا صرف اتنا ہی کام رہ گیا ہے کہ تمہارے کاموں کو خراب کرتا ہے تم یہ گندگی اپنے ذہن سے نکالو۔ جب تم یہ گندگی اپنے ذہن سے نکال دو گے تو تمہارے اندر ایک نئی زندگی نئی روح اور بیداری پیدا ہو جائے گی۔

یورپ والوں کو دیکھ لو ان میں جب کوئی پکڑا جاتا ہے تو وہ فوراً اپنے قصور کا اقرار کر لیتا ہے اور کہتا ہے کہ میں سزا کا مستحق ہوں مجھے بے شک سزا دی جائے لیکن ہمارے ہاں اگر کوئی پکڑا جاتا ہے تو کہتا ہے میرا اس میں کوئی قصور نہیں۔ میں نے پوری محنت کی تھی نتیجہ خدا کے اختیار میں تھا اور جب اسے کوئی سزا دو گے تو فوراً دس آدمی آجائیں گے اور کہیں گے اس پر رحم کریں۔

علمی مسائل

حضرت امام جماعت الاول اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے سنایا کرتے تھے کہ ایک بڑھیا تھی جو بڑی نیک اور عبادت گذار تھی۔ میں نے اس سے کہا کہ مائی مجھے کوئی خدمت بتاؤ۔ میں چاہتا ہوں کہ اگر تمہاری کوئی خواہش ہو تو اسے کو پورا کر کے ثواب حاصل کروں۔ وہ کہنے لگی اللہ کا دیا سب کچھ ہے۔ مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں میں نے پھر اصرار کیا اور کہا کہ کچھ تو بتاؤ۔ میری بڑی خواہش ہے کہ میں تمہاری خدمت کروں۔ وہ کہنے لگی نور الدین (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) مجھے اور کیا چاہیئے کھانے کے لئے روٹی اور اوڑھنے کے لئے لحاف کی ضرورت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ مجھے دو روٹیاں بھجوا دیتا ہے۔ ایک میں کھا لیتی ہوں اور ایک میرا بیٹا کھا لیتا ہے۔ اور ایک لحاف ہمارے پاس موجود ہے جس میں ہم دونوں ماں بیٹا سو رہتے ہیں۔ میں ایک پہلو پر سوئے ہوئے تھک جاتی ہوں تو کہتی ہوں بیٹا اپنا پہلو بدل لے۔ اور میں دوسرے پہلو پر لیٹ جاتی ہوں۔ اس کا پہلو تھک جاتا ہے تو وہ مجھے کہتا ہے اور میں اپنا پہلو بدل لیتی ہوں۔ بس بڑے مزے سے عمر گذر رہی ہے۔ اور کسی چیز کی کیا ضرورت ہے۔ میں نے پھر اصرار کیا تو کہنے لگی اچھا اگر تم بہت ہی اصرار کرتے ہو تو پھر مجھے ایک موٹے حرفوں والا قرآن لادو۔ میری نظر اب کمزور ہو گئی ہے۔ اور باریک حروف نظر نہیں آتے۔ موٹے حرفوں والا قرآن مل جائے تو میں آسانی سے قرآن پڑھ سکوں گی۔ اب ایک طرف اس بڑھیا کی حالت کو دیکھو اور دوسری طرف اس امر کو سوچو کہ اب اگر کوئی چار سو روپیہ ماہوار کماتا ہے تو وہ بے چین ہے۔ پانچ سو روپیہ ماہوار کماتا ہے تو وہ بھی بے چین ہے۔ دو ہزار روپیہ ماہوار کماتا ہے تو وہ بھی بے چین ہے۔ حالانکہ مال حاصل کرنا اصل مقصود نہیں بلکہ اصل مقصود راحت اور چین ہوتا ہے۔ اور اگر یہی حاصل نہ ہو تو روپیہ لے کر کسی نے کیا کرنا ہے لیکن اگر انسان اپنے دل میں شکر گذاری کا جذبہ پیدا کرے تو اسے عالم کا ذرہ ذرہ اپنا حسن دکھائی دیتا ہے اور چونکہ عالم کا ہر ذرہ خدا تعالیٰ کے احسان کے نیچے ہے اس لئے اسے خدا ہی اپنا محسن حقیقی نظر آتا ہے۔

حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ دلی کے ایک بہت بڑے بزرگ گذرے ہیں۔ ان کے متعلق لکھا ہے کہ انہیں لڈو بہت پسند تھے۔ دلی میں بالائی کے لڈو بنتے ہیں جو بہت لذیذ ہوتے ہیں۔ ایک دفعہ وہ مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کوئی شخص بالائی کے لڈو انکے پاس ہدیۃً لایا۔ ان کے ایک شاگرد غلام علی شاہ بھی اس وقت پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے دونوں لڈو ان کو دے دیئے۔ بالائی کے لڈو بہت چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ اخروٹ کے برابر بلکہ اس سے بھی چھوٹے ہوتے ہیں۔ انہوں نے ایک دفعہ ہی وہ دونوں لڈو اٹھائے اور منہ میں ڈال لیئے جب وہ کھا چکے تو حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا میاں غلام علی معلوم ہوتا ہے تم کو لڈو کھانے نہیں آتے۔ وہ سن کر خاموش ہو گئے۔ مگر کچھ دنوں کے بعد ان سے کہنے لگے حضور مجھے لڈو کھانے سکھا دیجئے۔ حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ نے کہا کہ اگر اب کسی دن لڈو آئیں تو مجھے بتانا۔ میں تمہیں لڈو کھانا سکھا دوں گا۔ کچھ دنوں کے بعد پھر کوئی شخص ان کے لئے بالائی کے لڈو لایا میاں غلام علی صاحب کہنے لگے حضور آپ نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا ہوا ہے کہ میں تمہیں لڈو کھانا سکھا دوں گا۔ آج اتفاقاً پھر لڈو آ گئے ہیں آپ مجھے بتائیں کہ لڈو کس طرح کھائے جاتے ہیں انہوں نے اپنا رومال نکالا اور اس پر وہ لڈو رکھ کر ایک لڈو سے ذرا سا ٹکڑا توڑ کر اپنے منہ میں ڈالا اور پاک ہے تو اے خدا! کہنے لگ گئے۔ پھر فرمانے لگے واہ مظہر جان جاناںؒ تجھ پر تیرے رب کا کتنا بڑا فضل ہے۔ یہ کہہ کر پھر پاک ہے تو اے خدا کہنے لگ گئے۔ اور اپنے شاگرد کو مخاطب کر کے فرمایا میاں غلام علی یہ لڈو کن کن چیزوں سے بنتا ہے۔ انہوں نے چیزوں کے نام گنانے شروع کر دیئے۔ اس میں کچھ بالائی ہے کچھ میٹھا ہے کچھ میدہ ہے۔ یہ سن کر انہوں نے پھر .... کہنا شروع کر دیا۔ اور فرمایا میاں غلام علی تمہیں پتہ ہے یہ میٹھا جو لڈو میں پڑا ہے کس طرح بنا۔ انہوں نے بتایا کہ زمیندار نے پہلے گنا بویا پھر بیلنے میں اس کو بیلا پھر رس تیار ہوئی اور اس سے شکر بنائی گئی حضرت مظہر جان جاناںؒ فرمانے لگے دیکھو وہ زمیندار جس نے نیشکر کو بویا تھا وہ کس طرح اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ کر راتوں کو اٹھ کر اپنے کھیتوں میں گیا اس نے ہل چلایا کھیتوں کو پانی دیا اور ایک لمبے عرصے تک محنت و مشقت برداشت کرتا رہا۔ صرف اس لئے کہ مظہر جان جاناںؒ ایک لڈو کھالے یہ کہہ کر وہ پھر اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید میں مشغول ہو گئے اور تھوڑی سی دیر بعد فرمانے لگے چھ ماہ زمیندار اپنے کھیت کو پانی دیتا رہا۔ پھر کس محنت سے اس نے نیشکر کو بیلا اس سے رس نکالی اور پھر آگ جلا کر کتنی دفعہ وہ اس دنیا کے دوزخ میں گیا۔ محض اس لئے کہ مظہر جان جاناںؒ ایک لڈو کھالے اس کے بعد انہوں نے اسی طرح میدہ اور بالائی کے متعلق تفاصیل بیان کرنی شروع کر دیں کہ کس طرح ہزاروں آدمی دن رات ان کاموں میں مشغول رہے انہوں نے اپنی صحت کی پرواہ نہ کی انہوں نے اپنے آرام کو نہ دیکھا۔ انہوں نے اپنی آسائش کو نظر انداز کر دیا۔ اور یہ سارے کام خدا تعالیٰ نے ان

باقی صٹ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

کشمیر جل رہا ہے۔ اسکے شعلے بلندیوں تک پہنچ رہے ہیں اور اسکی چنگاریاں اُڑ اُڑ کر دُور تک اس کا دھواں عالمی برادری کی آنکھوں کو دھندلا کر رہا ہے اور اس جلنے میں روز بروز شدت آرہی ہے۔ بھارتی فوج جیساکہ اخبارات کی شہ سرخیوں سے ظاہر ہے گولیوں سے بھی معصوم لوگوں کو بھون رہی ہے ان کے گھروں کو جلا کر نہ صرف سامان لوٹا جارہا ہے بلکہ بے چارگی کی حالت میں خواتین کی آبرو بھی لوٹی جارہی ہے۔ کرفیو پر کرفیو لگا کر روزمرہ کی زندگی کو مفلوج کیا جارہا ہے اور اب کنٹرول لائن کے ذکر میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ اس آگ کی انتہائی نشاندہی کرتا ہے۔ مجبور لوگ بضد ہیں کہ وہ جلنے والے حصے میں جائیں گے اور اپنے بھائیوں کی جیسی کیسی بھی مدد ہوگی کریں گے۔ حکومت آزاد کشمیر اور حکومت پاکستان اس کوشش میں ہیں کہ کنٹرول لائن پار کرنیوالے اپنے جذبے کی شدت کیوجہ سے اپنی جانوں کو ہلاکت میں نہ ڈالیں اور پاکستان کی اس پالیسی کو سراہنے کی کوشش کریں کہ کشمیر کے اس حصے کا مسئلہ اقوام متحدہ کی قرار دادوں کیمطابق طے ہونا چاہیئے اور بھارت کو اس بات پر مجبور کرنے کے لئے عالمی برادری کو بیدار کیا جائے۔

اس سلسلے میں پاکستان جیساکہ ذرائع ابلاغ سے ظاہر ہے بھرپور کوشش کر رہا ہے اس سے پہلے بھی ایک دفعہ یہ بدقسمت خطہ اسی طرح کی آگ میں جل چکا ہے۔ یہ اوائل تقسیم برصغیر کی بات ہے اس وقت بھی اس خطے کے اہالیان پر تشدد ہوا۔ اور انہیں زبردستی بھارت کے ساتھ ملنے پر مجبور کرنے کی کوششیں کی گئیں یہ کوششیں جیساکہ سب جانتے ہیں ہمیشہ تشدد پر ہی منتج ہوا کرتی ہیں اگر اسوقت صحیح فیصلے ہو جاتے تو نہ کشمیر اس وقت جلتا اور نہ اب جلتا۔ اس درمیانی عرصے میں بھی اس خطے سے سلگتی ہوئی آگ کا دھواں اٹھتا رہا ہے۔ اوائل تقسیم میں اس خطے کو بچانے کے لئے جو کوششیں کی گئیں ان میں سرفہرست ان کوششوں کا ذکر آتا ہے جو احمدیہ جماعت کی فرقان فورس نے کیں۔

اس وقت جو تصویر سامنے ہے یہ میدانِ عمل سے فرقان فورس کی واپسی کے موقعہ پر ربوہ کے ریلوے سٹیشن پر لی گئی تھی۔ گاڑی میں باوردی احمدی بیٹھے ہیں جنہوں نے ہتھیلی پر اپنی جان رکھتے ہوئے کشمیر کو ظلم اور تشدد سے بچانے کی کوشش کی۔ پلیٹ فارم پر کچھ لوگ باوردی ہیں اور کچھ وردی کے بغیر۔ سب سے آگے چار افراد میں سے ایک شخص اس فرقان فورس کا نظام سنبھالنے والے ہیں۔ یعنی صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب جن کی سرکردگی میں ان مساعی کو عملی جامہ پہنایا گیا۔ یہ تصویر کئی دفعہ نائیجیریا کے ہفتہ وار اخبار "دی ٹروتھ" نے شائع کر کے نائیجیریا کی پبلک کو اس بات سے آگاہ کیا کہ مقبوضہ کشمیر کا قبضہ غیر قانونی ہے اور وہاں پر ظلم و تشدد کے ازالہ کے لئے جن جماعتوں نے یا جن افراد نے کوشش کی ان میں سرفہرست احمدیہ جماعت کی فرقان فورس کے اراکین ہیں۔ ویسے تو خبروں اور مضامین کے ذریعے بھی یہ بات ظاہر کی جاسکتی تھی۔ لیکن کہتے ہیں کہ جسطرح تصویر بولتی ہے اسطرح الفاظ نہیں بول سکتے۔ تصویر سامنے ہو تو الفاظ کے بغیر بھی کام نکل آتا ہے۔ تصویر سامنے نہ ہو تو الفاظ کی بھرمار بھی بعض اوقات بات کو واضح کرنے میں ناکام رہتی ہے۔ اس تصویر کو نائیجیریا میں بار بار شائع کرنے سے وہاں کی پبلک کو مقبوضہ کشمیر کے لئے سوچنے پر مجبور کرنے کا جذبہ بروئے کار آتا تھا۔ اس کے متعلق نائیجیریا میں کچھ مضامین اخبارات میں شائع کئے گئے اور کچھ ریڈیو پر سنائے گئے۔ پاکستان کے متعلق جو مضامین لکھے گئے اور جن کے بعض اوقات جواب در جواب کی بھی ضرورت پیش آئی اور سلسلے میں اخبارات نے جو اداریئے لکھے ان سب کو ملا کر ایک کتاب شائع کی گئی۔ "IN DEFENCE OF PAKISTAN"

چنانچہ دیکھا گیا کہ بہت سے اخبارات کے قاری ان مضامین سے متاثر ہو کر اور خاص طور پر اس تصویر سے بھی اہالیان مقبوضہ کشمیر کے حق میں دعائیں کرتے تھے۔ نائیجیریا کے احمدیوں نے مقبوضہ کشمیر کی مہم کے لئے چندہ بھی جمع کیا جو حضرت امام جماعت الثانی (اللہ تعالے ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کی خدمت میں ارسال کیا گیا اس تصویر کو دیکھ کر فرقان فورس کی باہمت اور حوصلہ مندانہ کارروائی بھی سامنے آتی ہے اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی دعوت الی اللہ کے سلسلے میں ساری دنیا میں کوششوں کا اہتمام بھی۔ آپ وکیل التبشیر بنے تو دعوت الی اللہ کے سلسلے میں آپ سے ذاتی رابطہ پیدا ہوا۔ میں ایک لمبے عرصے تک آپ کے ساتھ اور آپ کی ماتحتی میں کام کرنے پر فخر کرتا ہوں۔ نائیجیریا میں بھی اور پھر نائیجیریا سے واپس آکر دفاتر تحریک جدید ربوہ میں بھی۔ مجھے آپ کی متعدد زریں باتوں نے سلسلہ کے کاموں کے متعلق سوجھ بوجھ عطا کی اور آپ کی راہنمائی میں کام معمول سے بہتر ہو سکا۔ ماہنامہ "تحریک جدید" آپ کے ارشاد پر جاری کیا گیا تھا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ جسطرح اس پرچے کے نظام کو آپ نے ترتیب دیا وہ مثالی نظام تھا۔ اسی طرح متعدد دیگر پہلوؤں سے بھی آپ کی راہنمائی میں مجھے کام میں لطف آیا تصویر ۱۹۵۰ء میں لی گئی تھی اور یہ وہ وقت ہے جب میں چار پانچ ماہ کے لئے نائیجیریا سے واپس آیا تھا۔ اور جب سلسلے کی طرف سے شائع ہونے والے اخبارات میں سے ایک اخبار "دی سن رائز" THE SUN RISE کی ادارت کا فریضہ میرے سپرد ہوا اس ہفتہ وار انگریزی اخبار کے متعلق پہلے کسی تصویر کے سلسلے میں بعض باتیں بیان کی گئی ہیں۔

اب صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایک دفعہ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے بنگلہ دیش جو اس وقت مشرقی پاکستان تھا کا دورہ کرنے کے بعد واپس ربوہ آکر حضرت امام جماعت الثالث (اللہ تعالے ہمیشہ آپ پر رحمت نازل فرماتا رہے) کے سامنے یہ تجویز رکھی کہ ہمیں پھر سے ایک انگریزی ہفتہ وار اخبار جاری کرنا چاہیئے جسے خاص طور پر دعوت الی اللہ کے سلسلے میں دنیا کے مختلف حصوں میں ایک خاص نظام کے ماتحت بھیجا جائے۔ اگرچہ کچھ قارئین سے اس کا چندہ بھی وصول کیا جائے لیکن زیادہ تر اسکی اشاعت بغیر چندہ کے ہونی چاہیئے تاکہ جن لوگوں سے ہم رابطہ رکھنا چاہتے ہیں انہیں یہ پرچہ باقاعدگی کے ساتھ بھجوایا جائے۔ اگرچہ یہ پرچہ جسکی تجویز حضرت مولانا موصوف نے پیش کی تھی جاری تو نہ ہو سکا لیکن ماہنامہ تحریک جدید اس تجویز کا متبادل ثابت ہوا۔ اس تصویر کو پیش کرنے سے اصل مقصد فرقان فورس کی مساعی جمیلہ کی طرف توجہ دلانا ہے اور خاص طور پر ایسے موقعہ پر کہ جبکہ کشمیر جل رہا ہے اور یہ اُمید کی جاتی ہے کہ اس مسئلے کا جلد حل سامنے آئے گا۔ جیساکہ ہمارے قارئین جانتے ہیں کہ تقسیم برصغیر سے پہلے کشمیر کمیٹی نے جسکے اولین صدر حضرت امام جماعت الثانی تھے نے بھی کشمیریوں کے لئے بہت کام کیا تھا۔ اس سارے کام کی تفصیل اگرچہ اجمال ہی کے ساتھ محترم چوہدری ظہور احمد صاحب کی کتاب کشمیر کی کہانی میں موجود ہے۔ اسوقت کے کشمیر کے سیاسی راہنماؤں کا بھی ذکر ہے اور وہاں کے اہالیان کی امداد کے لئے جو کوششیں کی گئیں انہیں بھی واقعاتی طور پر اس کتاب میں تفصیل کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

بقیہ: ص۵ سے آگے

رہتے تھے یا بلائے ہی آدھی رات کے بعد جاتے تھے۔ اب ان کا ساتھی ان کے گھر میں موجود ہونے کی وجہ سے وہ صرف ایسے اوقات میں اجلاس بلائیں گے جن میں وہ بھی فارغ ہوں اور دوسرے بھی آسانی سے حصہ لے سکیں گے۔

تیور تھے عجیب اس نظر کے
بدلے ہیں مزاج بحر و بر کے

کچھ رنگ بکھریں کے جگر کے
کچھ پھول چنیں گے ہم نظر کے

اُس غیرتِ مہر و مہ کو ہم نے
دیکھا نہ کبھی نگاہ بھر کے

کم ہو نہ سکی دلوں کی ظلمت
چرچے تھے بہت نئی سحر کے

کیا صبح دکھائے گی تماشا
مہمان ہیں ہم تو رات بھر کے

قسمت میں لکھی تھی جگ ہنسائی
پایا ہے کلی نے کیا سنور کے

رخسارِ عروسِ گُل پہ آخر
شبنم کو ملا ہے کیا بکھر کے

کایا جو پلٹ کے دل کی رکھ دے
محتاج ہیں ہم بھی اس نظر کے

شبنم نے سنائے گُل کو رو کر
افسانے ہماری چشمِ تر کے

جب بزم میں ہم نہ ہوں گے شیدا
روئیں گے وہ ہم کو یاد کر کے

شیدا گجراتی

موصیان کرام

○ مالی سال یکم جولائی تا ۳۰ جون ہے سال ۹۲-۱۹۹۱ء کا چندہ حصہ آمد ۳۰ جون ۹۲ء سے قبل ادا کر دیں تا بقایا دار نہ ٹھہریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ــــــــ نون سین

لیبیا کے متعلق ایک اور قرارداد

لیبیا کی مشکلات بڑھتی چلی جا رہی ہیں اب فرانس برطانیہ اور امریکہ نے ایک مسودہ تیار کر لیا ہے جو سیکیورٹی کونسل میں پیش کیا جائے گا اور سیکورٹی کونسل سے ایک قرارداد منظور کروائی جائے گی۔ جس کے نتیجہ میں لیبیا پر اقتصادی اور فوجی پابندیاں لگائی جاسکیں گی۔ لیبیا کو اس بات کا احساس ہے کہ اس قسم کی پابندیاں اس کیلئے خاصا نقصان کا باعث بن سکتی ہیں۔ چنانچہ امریکی سرکاری حکام اس بات پر نظر رکھ رہے ہیں کہ لیبیا کس قسم کی تیاری میں مشغول ہے۔ اب امریکہ کے ایک سرکاری افسر نے کہا ہے کہ لیبیا اپنے موبائل میزائل چھپا رہا ہے اور اپنے ہوائی حفاظتی انتظامات مضبوط سے مضبوط تر بنا رہا ہے۔ اس سرکاری افسر نے کہا ہے کہ ہمارے پاس اس بات پر یقین کرنے کا ذریعہ موجود ہے کہ لیبیا اس بات سے پریشان ہے کہ اس کے خلاف کوئی فوجی کارروائی کی جائے۔ جس سرکاری افسر نے یہ کہا ہے اس نے اپنے نام کے اظہار کو مناسب نہیں سمجھا۔ البتہ اس بات کی تفصیل دی ہے کہ جو سکڈ میزائل اسے روس سے ملے ہوئے ہیں انہیں محفوظ جگہوں پہ پہنچایا جا رہا ہے اور اسی طرح ہوائی حملے سے بچاؤ کے انتظامات کو بھی بہتر کیا جا رہا ہے اس سرکاری افسر کے خیال میں یہ عمل کئی ہفتوں سے جاری ہے۔ لیکن پہلی دفعہ اس بات کا ذکر گذشتہ روز واشنگٹن ٹائمز اخبار میں کیا گیا اور اسے ان دو جاسوسی کے محکمہ کے افراد کے سلسلے میں پیش کیا گیا جن کے متعلق امریکہ برطانیہ اور فرانس کا خیال ہے کہ انہوں نے امریکہ اور فرانس کے ہوائی جہازوں کو بم سے اڑا دینے کا انتظام کیا تھا۔ لیبیا نے اصرار کے ساتھ اس بات کو مسترد کیا ہے کہ وہ ان دو افسروں کو برطانیہ فرانس اور امریکہ کے حوالے کر دے۔ اس نے یہ بھی کہا ہے کہ اس بات کے آثار موجود ہیں کہ امریکہ ان دونوں افراد کے لئے پہلے ہی سے موت کی سزا مقرر کر چکا ہے اور اگر ان کو پیش کیا گیا تو وہ زندہ نہ بچ سکیں گے امریکہ کی سی۔ آئی۔ اے کا یہ بھی خیال ہے کہ لیبیا نے یا تو ان افسروں کو چھپایا ہوا ہے یا خود ہی انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ہے۔ لیکن اس خیال کو برطانوی وکیل نے اس لئے مسترد کر دیا ہے کہ ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے ان دونوں افراد کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

جیسا کہ یہ بات بار بار سامنے آئی ہے۔ لیبیا کسی بھی ملک سے تفتیش کے سلسلے میں تعاون کرنے کے لئے تیار ہے۔ فرانس کا طیارہ یو۔ ٹی۔ اے نائیجیر کے علاقے میں ۱۹۷۹ء میں تباہ ہوا تھا اور اس سلسلے میں لیبیا نے فرانس سے مل کر تفتیش کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ طرابلس نے فرانس کے مطالبات اس لئے مان لئے ہیں کہ وہ عالمی قانون کے مطابق ہیں اور لیبیا کی حکومت پر زد نہیں ڈالتے یہ بات کھل کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری بطروس غالی نے اس رپورٹ میں کہی ہے جو انہوں نے اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کو پیش کی ہے۔ انہوں نے اپنی اس رپورٹ میں فرانس کو دئے گئے لیبیا کے ایک جواب کا بھی حوالہ دیا۔ یہ جواب گذشتہ روز لیبیا کے سفارت کاروں نے اقوام متحدہ کے سامنے رکھا تھا۔ پیرس نے طرابلس سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ وہ ایسے تمام کاغذات دکھائے جن سے سچائی کے متعلق تفتیش میں مدد ملے اور وہ اس بات کا بھی انتظام کرے کہ جب اور جس طرح بھی دونوں ممالک کی آپس میں رابطے کی مہم چلے تو وہ شہادتیں پیش کرنے میں آسانی پیدا کرے۔ لیبیا نے اس کے جواب میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے کہا ہے کہ وہ اس بات کا اہتمام کریں کہ فرانس کے ساتھ کس قسم کے روابط قائم کر کے معاملے کی تفتیش کر لی جائے۔

پاکستان میں تعلیم

واشنگٹن میں ورلڈ بنک کے ہیڈ کوارٹرز میں اپنے ملک میں تعلیمی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے پاکستان کے وفاقی وزیر تعلیم نے بتایا کہ وہ پاکستان میں تعلیم اور تعلیم کے سلسلے میں نوعیت کے پروگراموں کو خاص طور پر پہلے سے زیادہ بہتر اور مضبوط تر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی وزارت کی کارکردگی کا ایک ہلکا سا نقشہ کھینچ کر بتایا کہ خواندگی کے پروگرام کو بھی خاصی اہمیت دی جا رہی ہے اور اس پروگرام میں زیادہ تر توجہ خواتین کی خواندگی پر مرکوز کی جا رہی ہے۔ وزیر موصوف نے حاضرین کو بتایا کہ پاکستان میں سائنس کے اساتذہ کے لئے ایک خاص پروگرام تیار کیا گیا ہے تاکہ نہ صرف وہ اپنی علمی استعداد کو بڑھا سکیں بلکہ وہ طلباء کو بہتر طریق پر سائنس کی تعلیم دے سکیں۔ چونکہ ان سارے پروگراموں میں ورلڈ بنک کی امداد کا بھی امکان ہوتا ہے۔ اسی لئے انہوں نے ورلڈ بنک کی ان تمام کوششوں کو سراہا جو انسانی ذرائع کو درجہ بدرجہ اور جلد تر بہتر بنانے کے لئے کی جا رہی ہیں وفاقی وزیر تعلیم نے حاضرین کو یقین دلایا کہ آئندہ چند برسوں میں پاکستان کی تعلیمی ضروریات کو بہت حد تک پورا کیا جاسکے گا۔ اور خواندگی کی شرح بھی اطمینان بخش نظر آنے لگے گی۔

بنگلہ دیش کی حزب اختلاف

بنگلہ دیش کی حزب اختلاف کی لیڈر شیخ حسینہ نے گذشتہ روز حکومت پر شدید نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ یہ پارٹی حکومت کرنے کے قابل نہیں ہے اور جو کچھ اسے کرنا چاہیئے اس کے نااہل ہے۔ ملک میں سماجی اور سیاسی اور اقتصادی مسائل نہ صرف جنم لے رہے ہیں۔ بلکہ بہت حد تک ناقابل حل ہوتے جا رہے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ خالدہ ضیاء کی پارٹی صحیح طور پر ملک پر حکومت نہیں کر رہی۔ انہوں نے خالدہ ضیاء پر یہ بھی الزام لگایا کہ وہ اپنے انتخابی منشور کو ترک کرتے ہوئے اپنی مرضی کے مطابق حکومت کا کاروبار چلانے کی کوشش کر رہی ہے۔ عوامی لیگ کی صدر شیخ حسینہ اپنے مرکزی دفتر میں محنت کشوں کے ایک اجلاس سے خطاب کر رہی تھیں۔ انہوں نے اساتذہ اور بنک کے کارکنوں کی تحریک کا ذکر کیا۔ ٹرانسپورٹ سٹرائک، قیمتوں کا بڑھنا۔ لوگوں کا قتل ہونا اور ان پر تشدد کیا جانا، ایسے لوگ جو آزادی کے خلاف تھے ان کی حمایت کرنا، برما کا بنگلہ دیش پر حملہ کرنا۔ اور حکومت کی کمزور خارجہ پالیسی کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ اپنی خامیوں کو چھپانے کے لئے حکومت اپنے ایجنٹوں کے ذریعے لوگوں کو تکالیف میں مبتلا کر رہی ہے اور عوامی لیگ کی آواز کو دبانے کے لئے بعض لوگوں کو قتل بھی کیا گیا ہے۔ سیاسی لوگ عوامی لیگ کے خلاف پراپیگنڈہ میں مصروف ہیں۔ تاکہ لوگوں کو عوامی لیگ سے بدظن کیا جاسکے۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ اگر بیگم ضیاء نے آرڈی ننس کو ختم کر دیا تو وہ کرنل فاروق رشید کے الزام کی تائید کرنے والی ہوں گی۔ جس سے اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے خاوند مجیب الرحمان کو قتل کرنے کے ذمہ دار تھے۔

یاسر عرفات کی شادی

یاسر عرفات چیئرمین پی۔ ایل۔ او جن کی عمر اس وقت ۶۲ سال ہے نے ہمیشہ کہا تھا کہ وہ اس لئے عمر بھر شادی نہیں کریں گے کہ انہوں نے پی۔ ایل او کے مقاصد کے ساتھ شادی کر لی ہوئی ہے اور اس شادی کے بعد وہ کسی دوسری شادی کے قابل نہیں۔ لیکن اب انہوں نے ایک یونانی آرتھو ڈیکس عیسائی عورت سے جس کی عمر ۲۸ سال ہے شادی کر لی ہے۔ کہتے ہیں کہ اس شادی کی بات تو گذشتہ سال ہی سامنے آجانی چاہیئے تھی لیکن اس خاتون کی والدہ نے اس راز کو چھپائے رکھا۔ یا یوں کہہ لیجئے کہ اس نے کسی کو بتانا مناسب نہیں سمجھا۔ بہرحال اب یاسر عرفات نے شادی کر لی ہے اور سوہا طاول SUHA TAWILL مسز عرفات بن گئی ہیں۔ یاسر عرفات کے ساتھی اس بات پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں کہ ایک شخص جس نے ساری عمر پی۔ ایل۔ او کے لئے کام کیا ہے اور کام بھی شب و روز کیا ہے اسے کسی نہ کسی قدر ذاتی تسکین کے لئے اسی قسم کے ایک ساتھی کی ضرورت تھی وہ سمجھتے ہیں کہ اب صدر عرفات پہلے سے بھی زیادہ بہتر طریق پر کام کر سکیں گے کیونکہ انہیں ذہنی اور قلبی سکون حاصل ہوگا۔ پہلے بھی وہ مشکل سے مشکل وقت سے گذرے ہیں اور انہوں نے حوصلہ اور جرأت مندی کا اظہار کیا ہے۔ لیکن اب جب کہ انہیں ذہنی اور قلبی سکون حاصل ہو گیا ہے یقین کیا جاتا ہے کہ وہ پی۔ ایل او کی پہلے سے بھی زیادہ بہتر رنگ میں خدمت کر سکیں گے۔ ان کے ساتھیوں کو اس شادی سے اس لئے بھی خوشی حاصل ہوئی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اب یاسر عرفات اس قسم کے اجلاس طلب نہیں کریں گے جو رات رات بھر جاری

باقی ص ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سائنس کالم

پروفیسر محمد نصر اللہ راجہ صاحب لکھتے ہیں:۔

سید و شریف کی سوات کانفرنس ڈاکٹر عبد السلام کے مشورے پر اگست ۱۹۶۵ء میں سیدو شریف کے مقام پر منعقد ہوئی۔ اس میں ملک کے چوٹی کے سائنسدان شامل ہوئے۔ خود صدر ایوب خان بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔ ڈاکٹر عبد السلام نے کانفرنس سے خطاب کیا۔ ڈاکٹر عبد الغنی نے اس کانفرنس میں ڈاکٹر عبد السلام کیلئے خاص الخاص سائنسدان کے الفاظ استعمال کئے نیز لکھتے ہیں " اپنے اس خطاب میں سلام نے ریسرچ کے لئے مجموعی قومی پیداوار کے ایک فی صد کے لئے درخواست کی تھی اور یہ کہ ریسرچ کے معاملات روائتی بیورو کریسی کے کنٹرول میں نہ ہوں۔" سائنسی کاموں کے سلسلے میں سلام نے اپنی طرف سے کچھ تجاویز پیش کیں۔

ڈاکٹر عبد الغنی رقم طراز ہیں۔

" سلام نے سیم اور تھور شور پر بھی چند مضامین لکھے ہیں۔ انہیں اس پریشان کن مسئلہ کے حل کی اتنی فکر تھی کہ انہوں نے حکومت کو مجبور کیا تھا کہ اس مسئلہ کو سلجھانے کے لئے امریکی ماہرین کی ٹیم پاکستان بلوائی جائے چنانچہ صدر کینیڈی کے سائنسی مشیر جیروم ویزنر کی درخواست اور صدر کینیڈی کی ہدایت پر ایک اعلیٰ سطح کا سائنسی مشن ۱۹۶۱ء میں بھیجا گیا۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں مسلم ممالک اپنی نفری اور دولت کے باوجود وقت کا ساتھ نہ دینے کی وجہ سے مغربی ممالک سے بہت پیچھے رہ گئے ہیں۔ مسلم اقوام کی عظمت اور شوکت کا راز اس بات میں پنہاں ہے کہ اپنا دینی تشخص قائم رکھتے ہوئے وہ سائنسی اور تخلیقی میدان میں بھی آگے بڑھنے کی بھرپور کوشش کریں تاکہ مسلم معاشرے سے جہالت افلاس بے انصافی اور کاہلی کا خاتمہ کرنے میں مدد مل سکے۔ لاہور میں منعقدہ پہلی اسلامی کانفرنس کے موقعہ پر ڈاکٹر عبد السلام نے اسلامک سائنس فاؤنڈیشن کے قیام کی فقید المثال تجویز پیش کی۔ ڈاکٹر عبد الغنی رقمطراز ہیں۔

" سلام نے یہ تجویز پیش کی کہ اس فاؤنڈیشن کا قیام اعلیٰ سطح پر ٹیکنالوجی اور سائنس کی ترقی کو اپنا ہدف بناتے ہوئے اسلامی ملکوں کی مدد سے عمل میں لایا جائے فاؤنڈیشن کی سرپرستی اسلامی ممالک کریں اور اس کے کاموں کے لئے وہ ایک ہزار ملین ڈالر کا وقف فنڈ مخصوص کریں اور اسے ۶۰ تا ۷۰ ملین ڈالر سالانہ آمدنی ہوا کرے فاؤنڈیشن قطعی طور پر غیر سیاسی ہو اور خالصتاً سائنسی ہو۔ اسے مسلم ممالک کے چوٹی کے سائنس اور ٹیکنالوجی کے ماہرین چلائیں"

ڈاکٹر عبد السلام ۱۹۶۱ء سے ۱۹۷۴ء تک پورے ۱۳ سال بغیر کسی معاوضہ اور ذاتی مفاد کے صدر پاکستان کے سائنسی مشیر اعلیٰ کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے اور بالآخر ۱۰ ستمبر ۱۹۷۴ء کو انہوں نے ذوالفقار علی بھٹو کو اس وقت اپنا استعفیٰ پیش کر دیا جب جماعت احمدیہ کو اس وقت کی اسمبلی نے ایک جدید وضع کردہ قانون اور فیصلے کی رو سے غیر مسلم قرار دے دیا۔ لیکن حیرت ہے پروفیسر عبد السلام کے جذبہ خدمت اور حب الوطنی پر۔ ۱۹۷۷ء میں جب کراچی ائرپورٹ پر پروفیسر عبد السلام کی ملاقات اپنے ایک پرانے ساتھی ڈاکٹر عبد الغنی سے ہوئی تو دوران گفتگو پروفیسر سلام نے یہ وجد آفریں بات کہی۔

" جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے میں پہلے ہی کی طرح حتی المقدور ملک و ملت کی خدمت کرتا رہوں گا۔"

ڈاکٹر عبد السلام کامیابیوں کے زینے متواتر طے کرتے چلے گئے یہاں تک کہ ۱۹۶۴ء میں جبکہ وہ سائنس کی دنیا میں ایک عبقری کی حیثیت سے مشہور ہو گئے تھے انہیں ٹریسٹ (اٹلی) میں انٹرنیشنل سنٹر آف تھیوریٹیکل فزکس کا ڈائرکٹر مقرر کیا گیا۔ اس طرح کے سنٹر کی تجویز دراصل سلام کے ذہن میں بہت پہلے سے موجود تھی اور ان کی شدید خواہش تھی کہ یہ سنٹر پاکستان میں کھولا جائے۔ ڈاکٹر عبد الغنی اس بارے میں لکھتے ہیں۔

" ۱۹۶۳ء میں سلام نے صدر ایوب سے درخواست کی کہ حکومت پاکستان اس سنٹر کے قیام کی منظوری دے دے سلام کی موجودگی میں صدر ایوب نے ٹیلیفون پر اپنے وزیر خارجہ سے اس سلسلے میں مشورہ مانگا تو انہوں نے جواب دیا کہ " جناب پروفیسر دنیا بھر کی سائنسی کمیونٹی کے لئے ایک بین الاقوامی ہوٹل قائم کرنا چاہتے ہیں نہ کہ پاکستان میں کوئی نظریاتی طبیعات کا سکول"

درست ہی فرمایا تھا مرزا اسد اللہ خاں غالب نے:۔

ع۔ ہم دعا لکھتے رہے اور وہ دغا پڑھتے رہے

لیکن پروفیسر عبد السلام کا یہ جذبہ صادق ضائع نہ گیا۔ اطالوی حکومت نے یہ فراخدلانہ پیشکش کر دی کہ پروفیسر سلام کا مجوزہ سنٹر ٹریسٹ شہر میں کھولا جائے۔ اس طرح اس مرکز نے ۱۹۶۴ء میں کام شروع کر دیا۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر عبد السلام کی انتظامی صلاحیتوں اور کوششوں کو ڈاکٹر عبد الغنی یوں خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

" سلام نے بے حد محنت سے جذبہ صادق اور سچی لگن کے ساتھ مرکز کو چلایا۔ انہوں نے اپنی منفرد شخصیت کا وسیع اور گہری سائنسی دلچسپی۔ تبحر علمی، ہر موضوع کو گرفت میں لینے کی بے پناہ صلاحیتوں علمی اقتصادی سیاسی اور مذہبی امور پر گرفت (جن پر انہوں نے بڑی آسانی اور اتھارٹی سے لکھا ہے) اور ترقی یافتہ اور ترقی پذیر دونوں دنیاؤں کے لوگوں کے بارے میں گہری اور صحیح واقفیت کی بدولت اپنے آپ کو اس ذمہ داری کا ہر طرح سے اہل ثابت کر دیا ہے۔ اور وہ آج دنیائے سائنس کے متفقہ لیڈر ہیں۔

یاد رہے کہ ڈاکٹر عبد السلام کے اس عظیم الشان کارنامے کی وجہ سے آپ کو ۱۹۶۸ء میں "ایٹم برائے امن" انعام دیا گیا۔ اور اس موقعہ پر پڑھے جانے والے مضمون میں اعتراف کیا گیا کہ آپ نے ایک بڑی انتظامی ذمہ داری سنبھال کر اقوام عالم کی کوششوں اور خیالات کی رہنمائی کرنے اور انہیں ایک خاص نصب العین پر مرتکز کرنے میں مدد دی ہے۔

ایم-ایم-احمد

فراست اور تجربہ

پروفیسر محمد نصر اللہ راجا کہتے ہیں۔ جناب ایم ایم احمد نے متحدہ ہندوستان میں۔ آئی۔ سی ایس کے تحت اپنی ملازمت کا آغاز سول سروس کے ایک افسر کی حیثیت سے کیا۔ قیام پاکستان کے وقت آپ ڈپٹی کمشنر کے عہدے پر فائز تھے۔ ایوب خان کی صدارت کے ابتدائی سالوں میں ایم۔ ایم احمد مغربی پاکستان کے ایڈیشنل چیف سیکرٹری تھے۔ چونکہ صدر ایوب تعمیر و ترقی وطن کے لیئے جوہر قابل کی تلاش میں رہتے تھے۔ اور ان کی اس جستجو تک تنگ نظری اور مذہبی تعصب کی رسائی نہ تھی۔ اس لیئے ایم۔ ایم احمد کی خدمات مرکزی حکومت کو سونپ دی گئیں۔ وہ وزارت خزانہ کے سیکرٹری مقرر ہوئے۔ آپ معاشیات و مالیات کے امور میں اتنے کامیاب ثابت ہوئے کہ صدر ایوب خان نے انہیں منصوبہ بندی کمیشن کا ڈپٹی چیئرمین مقرر کر دیا (چیئرمین خود صدر ہوا کرتے تھے)

یحییٰ خان کے دور میں انہیں صدر پاکستان کا اقتصادی مشیر مقرر کیا گیا۔ یہ عہدہ مرکزی وزیر کے برابر تھا۔ اور یوں جناب ایم۔ ایم احمد کی ذمہ داریوں اور مصروفیت کو پر لگ گئے۔

۱۹۷۱ء میں جب مشرقی پاکستان کے حالات جب بہت خراب ہونے لگے تو ملکی معیشت کو سنبھالنا ایک کوہ گراں تھا۔ لیکن ایم۔ ایم احمد نے اپنے تجربے لیاقت اور فراست کو کام میں لاتے ہوئے پنج سالہ منصوبے پر عملدر آمد جاری رکھا۔ اس بحران کے دوران وہ وحشت ناک وقت بھی آیا جب مشرقی پاکستان میں مکتی باہنی کے ظالم دشمنان وطن نے ہندو غداروں اور ہندوستانی ایجنٹوں اور جاسوسوں کے ساتھ مل کر پاکستانی معیشت کو پوری طرح تباہ کرنے کا مکروہ منصوبہ بنایا۔ اور مشرقی پاکستان کے بنکوں سے لکھو کھا روپے کے نوٹ لوٹ لیئے۔ مقصد یہ تھا۔ کہ یہ ان گنت روپیہ بیرون ملک (ہند و افغانستان) منتقل کر کے دوبارہ پاکستان میں داخل کیا جائے اور اونے پونے اشیائے صرف کو خرید کر ملکی معیشت کو تباہ اور نظام زندگی کو مفلوج کر دیا جائے۔ صدر کے اقتصادی مشیر اور ماہر مالیات جناب ایم۔ ایم احمد نے سٹیٹ بنک کے گورنر اور دوسرے زعماء کے ساتھ مل کر دشمنان وطن کے اس فتنے کو ناکام و نامراد بنانے کی منصوبہ بندی کی اور حکومت پاکستان کے فیصلے کے مطابق ۸ جون ۱۹۷۱ء کو پانچ سو روپے اور ایک سو روپے والے کرنسی نوٹوں کو منسوخ کر دیا گیا۔ ملکی معیشت اور روز مرہ زندگی کے نظام کے لیئے یہ ایک انتہائی ضروری اور بروقت دانش مندانہ اقدام تھا۔ قومی اخبارات نے اس فیصلے کی بہت تعریف کی اور ۹ جون کے اخبارات اس شہ سرخی کے ساتھ منظر عام پر آئے۔

" پانچ سو اور ایک سو روپے والے کرنسی نوٹوں کی قانونی حیثیت ختم کر دی گئی"

روزنامہ "پاکستان ٹائمز" لاہور نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی ۹ جون کی اشاعت میں "کرنسی کی منسوخی" کے زیر عنوان اداریئے میں لکھا۔

"گزشتہ ماہ صدر مملکت کے اس انکشاف کے بعد کہ تقریباً ۶۰ کروڑ روپے یا اس سے بھی زائد مشرقی پاکستان کے بنکوں سے لوٹ لیئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا۔ کہ بڑی کرنسی کے نوٹوں کو منسوخ کر دیا جائے کہ یہ اقدام معشیت کی خاطر لازم تھا۔ اس بات کو باآسانی سمجھا جاسکتا ہے"

روز نامہ "نوائے وقت" ۱۴ جون ۱۹۷۱ء کے صفحہ اول کی سرخی یوں تھی۔

"بڑے کرنسی نوٹوں کی منسوخی نے سمگلنگ ختم کرنے کا بہترین موقعہ پیدا کر دیا۔" افغانستان کے ہندو اور سکھ سمگلروں کا کاروبار تباہ ہو گیا۔"

نوائے وقت مورخہ ۲۵ جون ۱۹۷۱ء کے صفحہ ایک پر یہ رپورٹ شائع ہوئی۔

لاہور ۲۴ جون (چیف رپورٹر)

پاکستان کرنسی کے بڑے نوٹوں کی منسوخی سے حکومت بھارت کو کم از کم ۵۰ کروڑ روپے کا نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔ بھارتی حکومت نے پاکستان کی معیشت کو تباہ کرنے کے لیئے پاکستانی سکہ کے ایک سو اور پانچ سو کے مشرقی پاکستان سے لوٹے گئے نوٹ اپنے مداخلت کاروں سے خریدے تھے۔ لیکن بھارت کی یہ سازش خود اس کے لیئے زبردست مالی نقصان کا باعث بن گئی۔ اور پاکستانی بڑے نوٹوں کی منسوخی سے سب سے زیادہ نقصان پاکستان دشمن اندرا حکومت کو اٹھانا پڑا۔

اور اب "نوائے وقت" کا ۱۸ جون ۱۹۷۱ء کا اداریہ بھی ملاحظہ فرما لیجئے۔

عنوان "منسوخ نوٹ اور کالا روپیہ" لکھا ہے۔ "پانچ سو اور ایک سو روپے کی مالیاتی نوٹوں کی تنسیخ کا بنیادی مقصد ملک وقوم کو مشرقی پاکستان کے بنکوں سے لوٹی ہوئی اس کرنسی کے منفی اثرات سے محفوظ کرنا تھا۔ جو نام نہاد بنگلہ دیش کے بیوپاریوں نے مغربی بنگال پہنچا دی تھی۔ اور جو مغربی بنگال سے افغانستان اور خلیج فارس کی مملکتوں کے راستے دوبارہ پاکستان سمگل ہونے لگی تھی۔ یہ مقصد کرنسی نوٹوں کی تنسیخ کے اعلان کے ساتھ ہی حاصل ہو گیا تھا۔ اس اقدام کا ملکی معیشت پر بھی خوش گوار اثر پڑا۔ اس اقدام سے افراط زر کو روکنے میں مدد ملی ہے اور ہم ایک بار پھر کرنسی کی قیمت کم کرنے کے جاں گسل مرحلہ سے بچ گئے ہیں۔"

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح: مکرم بشارت علی صاحب ابن چوہدری خلیل احمد صاحب چک نمبر ج ب ۴۱۳ کرنیل والا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا نکاح محترمہ زرینہ پروین صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالرحمان صاحب آف چک نمبر ۳۵۲ ج۔ب سراں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ساتھ مکرم مبشر احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ گوجرہ نے دس ہزار روپے حق مہر پر ۱۵ فروری ۱۹۹۲ء کو پڑھا۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کریں۔

تقریب شادی: مکرم لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ بشارت احمد صاحب لاہور کے چھوٹے بیٹے مکرم انجینئر محمد احمد صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ نور افشاں صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر مبارک محمود برلاس صاحب صد سالہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۱ء کے موقعہ پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے ۵۰ ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ بعد ازاں ۲۴ جنوری ۹۲ء کو رخصتانہ عمل میں آیا اور ۲۵ جنوری ۹۲ء کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔

احباب اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کریں۔

درخواست دعا: مکرم میر محمد احمد صاحب تالپور کی اہلیہ صاحبہ کچھ عرصہ سے نہایت علیل ہیں اور خون دیا جا رہا ہے۔ اپریشن بھی متوقع ہے۔

○ مکرم عبداللطیف صاحب شرما صدر حلقہ حیدرآباد شہر کی اہلیہ محترمہ صدیقہ ناصرہ صاحبہ کا آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔

احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال: مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب پکا گڑھا شہر سیالکوٹ کے چھوٹے بھائی مکرم خواجہ محمود احمد صاحب ربوہ آتے ہوئے اچانک بس میں ہارٹ فیل ہو جانے کے باعث وفات پا گئے۔

احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں

افسوسناک حادثہ

مکرم چوہدری شریف احمد صاحب سب انجینئر (شاہ تاج شوگر مل) کے اہل خاندان ۷ فروری بروز جمعہ منڈی بہاؤالدین سے گوجرانوالہ شادی میں شرکت کے لئے آرہے تھے کہ راستے میں ان کی ویگن الٹ گئی۔ جس سے سب کو چوٹیں آئیں۔ جب کہ دو بچیوں کو شدید چوٹیں آئیں۔ عزیزہ امۃ النعیم بنت مکرم چوہدری ظفر احمد صاحب کھرل آف شیخ پور جو کہ مکرم شریف احمد صاحب کی بھتیجی تھیں اور بی اے کی طالبہ تھیں ہسپتال جاتے ہوئے زخموں کی تاب نہ لا کر خالق حقیقی سے جا ملیں۔ جب کہ عزیزہ شاہدہ شریف کے سر میں چوٹیں آئی تھیں ان کو آرمی ہسپتال کھاریاں میں داخل کرایا گیا ہے۔ اور ابھی تک ان کو مکمل ہوش نہیں آیا: تاہم ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ وہ اب خطرے سے باہر ہیں۔ اس تمام سانحہ میں جماعت احمدیہ کھاریاں اور جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین نے نہایت خلوص اور ہمدردی کے ساتھ مدد کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

عزیزہ امۃ النعیم کو ان کے آبائی گاؤں شیخ پور میں ۸ فروری کو دفن کر دیا گیا۔ احباب کی ایک بڑی تعداد نے جنازہ میں شرکت کی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ عزیزہ امۃ النعیم کی بلندی درجات، اور عزیزہ شاہدہ شریف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خصوصی دعا کریں۔

قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ اسلام آباد نے محترم لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) عبدالعلی ملک صاحب کی وفات پر ایک قرارداد تعزیت اشاعت کے لئے بھجوائی ہے جسمیں محترم جنرل صاحب موصوف کی ۱۹۶۵ء کی جنگ میں ناقابل فراموش خدمات اور دیگر قومی۔ ادبی اور دینی خدمات کا ذکر کیا گیا ہے۔ قرارداد کے آخر میں موصوف کی بلندئ درجات کے لئے دعا کرتے ہوئے ان کے پسماندگان سے دلی تعزیت کا اظہار کیا گیا۔

ضروری اعلان

○ امسال جن احمدی طلبہ کو انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں داخلہ ملا ہے۔ وہ فوری طور پر نظارت تعلیم سے رابطہ کریں۔ نیز مندرجہ ذیل طلباء سے بھی رابطہ کریں۔

۱۔ مکرم اظہر محمود ناصر صاحب کمرہ نمبر ۱۲۷ غزنوی ہال انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور

۲۔ مکرم عبدالقدیر صاحب محمود کمرہ نمبر ۴۵ زبیر ہال انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور

۳۔ مکرم فرحت عمران صاحب کمرہ نمبر ۲۶ سی ہال انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور

اسی طرح جو احمدی طالب علم پہلے ہی اس یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں وہ بھی فوری طور پر مندرجہ بالا طلبہ سے رابطہ کریں۔

نظارت تعلیم

ضروری اعلان برائے طلباء و طالبات

○ آپ کو کوئی تعلیمی مسئلہ تو درپیش نہیں۔ براہ کرم اس سلسلہ میں نظارت تعلیم سے رابطہ کریں

بقیہ: اخبار احمدیہ سے آگے

"عمومی حالت میں قابل فکر امور کمزوری اور ہلکے یرقان کی علامت کا ظاہر ہونا ہے۔ کمزوری کے فوری علاج کے طور پر آج کیمیاوی علاج ختم ہونے پر خون دیا جائے گا اور یرقان سے متعلق توقع ہے کہ جب دوائیں اثر شروع کریں گی تو یرقان دور ہونا شروع ہو جائے گا"

اللہ تعالیٰ ان معالجین کی خود راہ نمائی فرما دے۔ ان کے تجویز کردہ علاج میں برکت بخشے۔ لیکن جیسا کہ ہم میں سے ہر احمدی کا تجربہ ہے دواؤں کا اثر انداز ہونا دعاؤں پر موقوف ہے۔ اور ہمارے سب کام دعاؤں سے ہی ہوتے ہیں۔ اس موقعہ پر بھی ہمیں اپنے رب کے حضور ہی جھکنا چاہیئے اور اسی سے مدد مانگنی چاہیئے۔ کہ وہ شافی خدا رحم فرمائے اور آپ کی صحت اور عمر میں غیر معمولی برکت بخشے اور ہماری پریشانی کو خوشی اور مسرت سے بدل دے۔

بقیہ: ص۳ سے آگے

سے محض اس لئے کروائے کہ مظہر جان جاناں رح ایک لڈو کھالے۔ یہ کہہ کر ان پر پھر ربودگی کی کیفیت طاری ہو گئی۔ اور وہ (پاک ہے تو رب) کہنے لگ گئے۔ اتنے میں عصر کا وقت آگیا۔ اور وہ اٹھ کر نماز کے لیئے چلے گئے اور لڈو اسی طرح پڑا رہا۔

محترم ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی کی یاد میں کتاب

میں اپنے والد محترم ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی کی زندگی کے بارے میں کتاب لکھنا چاہتی ہوں۔ جن احباب کو ان کے بارے میں کوئی اہم، ایمان افروز واقعہ یا خاص بات کا علم ہو وہ براہ کرم مجھے جلد بھجوا دیں۔

عظمیٰ ستکوہی بنت ملک عبداللطیف ستکوہی صاحب

سی ۱۰۹ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ چکوٹھی سیکٹر میں بلا اشتعال فائرنگ پر پاکستانی افواج کی جوابی کارروائی سے ۴۔ بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔

○ وزیر اعظم نے ہفتہ کے روز وزیر اعلیٰ سندھ جام صادق کی رہائش گاہ پر جا کر ان کی عیادت کی۔

○ وفاقی وزراء، وزیر اعلیٰ پنجاب دلی خان، اجمل خٹک نے بھی وزیر اعلیٰ سندھ جام صادق کی عیادت کی۔

○ وزیر اعظم نے انٹرمیڈیٹ پاس نوجوانوں کو ۱۵ فی صد ادائگی پر پبلک ٹرانسپورٹ کے لئے گاڑیاں فراہم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے اپنے اعلان میں کہا کہ وہ بیروزگاری کو دور کرنے کے لئے مواصلات اور بجلی کے شعبوں کو بھی ترقی دیں گے۔ اور یہ ثابت کر دیں گے کہ ملک کو کس نے لوٹا اور کس نے خدمت کی۔

○ تازقستان کے صدر نور سلطان نذر بالوف بھارت کا دورہ ادھورا چھوڑ کر پاکستان پہنچ گئے ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ بھارت میں ان سے سرد مہری برتی گئی اور مرتبہ کے مطابق سلوک نہیں ہوا۔ اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ انہوں نے اقتصادی تعاون کی تنظیم کے اجلاس میں مسئلہ کشمیر پر پاکستان کی حمایت کی تھی۔

○ صوبائی وزیر سندھ سید مظفر حسین شاہ وزیر اعلیٰ سندھ کی گاڑی میں مکمل پروٹوکول کے ساتھ سندھ سیکرٹریٹ پہنچے انہوں نے بتایا کہ جام صادق نے انہیں وزیر اعلیٰ سندھ کا دفتر استعمال کرنے اور اجلاس کی صدارت کرنے کا اختیار دیا ہے۔

○ پولیس نے گذشتہ پندرہ روز میں جھنگ میں ۳۰۰ سے زائد اشتہاری ملزم گرفتار کر لئے ہیں۔

○ جمعیت علمائے اسلام کے سربراہ سینیٹر مولانا سمیع الحق نے کہا ہے کہ جھنگ میں آئی جے آئی کی آٹھ میں سے چار جماعتیں ہمارے ساتھ ہیں۔ اس لئے الیکشن کمیشن حکومت کو آئی جے آئی کا نام استعمال کرنے سے روکے۔

○ حیدر آباد کے قریب اغوا ہونے والے مزدوروں نے مشین گن چھین کر ۵ ڈاکو ہلاک کر دئیے۔

○ لاہور کی طرح فیصل آباد میں بھی بسنت منایا گیا جس کے نتیجے میں ۲ افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ شیخوپورہ بھی بسنت کی لپیٹ میں آ گیا جس سے ۳۰ افراد زخمی ہوئے۔

○ مولانا عبدالستار نیازی نے کہا کہ نواز شریف نے شریعت کے نفاذ کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ حکومت نے وعدہ پورا نہ کیا تو میں وزارت چھوڑ دوں گا۔ انہوں نے کہا کہ بلا سودی معیشت کے لئے تجاویز تیار کر لی گئی ہیں۔

○ پیپلز پارٹی کی شریک چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اے۔ پی۔ سی دوسرا راؤنڈ ۲۴ فروری کو فیصل آباد سے شروع کرے گی۔ عوام پر جوش ہیں اس لئے مہم تیز کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ ستارہ کالونی لاہور میں پولیس اہلکاروں نے ایک شخص کو گھر سے اٹھایا اور ٹھڈوں اور گھونسوں سے ہلاک کر دیا۔ جس پر علاقے کے لوگوں نے ٹائر جلا کر فیروزپور روڈ چار گھنٹے تک بند رکھی۔

○ انجینئرنگ یونیورسٹی پشاور کے مشتعل طلبہ نے ۲ ہسپتالوں پر ہلہ بول دیا۔ وائس چانسلر اور ایک ٹیچر کے رویے پر احتجاج کے لئے ایک طالب علم نے خود کو گولی مار لی۔

غیر ملکی خبریں

○ شمالی کوریا کا ایک بحری جہاز ۱۰ کروڑ ڈالر مالیت کے میزائل اور دوسرا جنگی سامان لے کر شام روانہ ہو گیا ہے۔ امریکہ نے اس خبر پر فکر مندی کا اظہار کیا ہے۔

○ بھارتی وزیر دفاع نے کہا ہے کہ بھارت دہشت گردی کی کارروائیوں سے نمٹنے کے لئے اسرائیل کی مدد حاصل کرے گا کیونکہ اسرائیل کو اس کا خاص تجربہ حاصل ہے۔ اخبارات کے مطابق اسرائیلی ماہرین کو مقبوضہ کشمیر میں تحریک آزادی کچلنے کے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

○ امریکہ نے چین کے اس وعدہ کے بعد کہ وہ اپنی میزائل ٹیکنالوجی دوسرے ملکوں کو فراہم نہیں کرے گا۔ اس پر ٹیکنالوجی کی فراہمی پر پابندی اٹھالی ہے۔

○ ورلڈ کپ کے انگلینڈ اور بھارت کے درمیان کھیلے گئے میچ میں انگلینڈ نے بھارت کو ۹ رنز سے ہرا دیا۔ انگلینڈ نے ۵۰ اوورز میں ۲۳۶ رنز بنائے جس کے جواب میں بھارت نے ۴۹۔۲ اوورز میں ۲۲۷ رنز بنائے۔

بقیہ: صا سے آگے

چھوٹے سے چھوٹے پیشے کو بھی حقارت کی نظر سے نہ دیکھے اور یاد رکھیں کہ یہ چھوٹے چھوٹے پیشے ہی انسان کو بڑی بڑی تجارتوں کی عقل سکھاتے ہیں۔ مثلاً ایک آدمی سائیکلوں اور موٹروں کی مرمت کا کام کرے تو کچھ عرصہ بعد وہ سائیکلیں اور موٹریں رکھنے میں کامیاب ہو جاتا ہے کیونکہ اسے پتہ ہوتا ہے کہ ہر ایک پرزہ کی کیا کیا قیمت ہے اور اسے کس طرح سنبھال کر رکھا جا سکتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ ترقی کر جاتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۶ جنوری ۱۹۵۶ء)

دماغی امراض، مالیخولیا (وہم وسواس ڈر خوف) جنون (دیوانگی) بے خوابی، مرگی، نسیان، بلڈ پریشر نیز خارش ہر قسم کے علاوہ زنانہ مردانہ امراض کے علاج اور مشورہ کیلئے مکمل تفصیلات کے ساتھ
قاضی دواخانہ چک چٹھہ ڈاکخانہ گوجرانوالہ روڈ متصل حافظ آباد فون ۲۱۱۴ کوڈ ۰۴۳۸

ضرورت ملازمین

① ہلاس ڈرائی کلینرز کو ایک عدد واشنگ مین کی اشد ضرورت ہے۔
② اسی طرح کاؤنٹر پر کام کرنے کے لئے ایک آدمی کی ضرورت ہے جس کی تعلیم میٹرک یا مڈل تک ضرور ہو اور سائیکل چلانا جانتا ہو معقول معاوضہ کے ساتھ رہائش مفت مہیا کی جائے گی۔
ـــ مرزا مبارک بیگ
کمرشل مارکیٹ سٹلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی

(ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی
جائیداد کی خرید و فروخت
ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
ریلوے روڈ رحمت بازار۔ ربوہ
فون گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱

پچاس سال سے الیکٹرانکس میں پیش پیش
بولان کنسالیڈیٹڈ (پرائیویٹ) لمیٹڈ
BOLAN CONSOLIDATED (PVT) LTD
9-B SUPER MARKET ISLAMABAD.
الیکٹرانک ایکسچینج اور انٹرکام کے مینوفیکچررز — ٹی اینڈ ٹی سے منظور شدہ